خاتم النبیین سوشل میڈیا فورس

مرزا غلام قادیانی کا

حرمین شریفین کی توہین

محمد سلیمان الماثور

انوار و تجلیات، فیوض و برکات، عقیدت و افتخار کے لحاظ سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دو ایسے روحانی و نورانی مراکز ہیں جن کی روئے زمین پر نظیر نہیں ملتی۔ مکہ فضیلتوں کا شہر ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا وہ گھر ہے جسے ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام نے مل کر ازسرِ نو بنایا۔ اس شہر میں انبیا کے امام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہی وہ شہر ہے جس کی اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں قسمیں کھاتا ہے۔ یہی وہ شہر ہے جسے مختلف محبوب ناموں سے کبھی بلد الامین، کبھی ام القریٰ اور کبھی حرم امن کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اس شہر کو ارض قرآن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ بیت اللہ میں پڑھی جانے والی ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔

مدینہ منورہ میں سرکار دو عالم ﷺ کا روضہ اقدس ہے جو مرجع خلائق ہے۔ کل روئے زمین پر ایسے آستانہ جود و کرم کی مثال نہیں ملتی۔ یہاں شاہ و گدا سبھی بھکاری ہیں۔ اس سرزمین کی فضیلت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی مٹی کے ذروں نے رحمت عالم ﷺ کی قدم بوسی کا اعزاز حاصل کیا۔ اس سرزمین کی معراج قسمت کہ امام الانبیا ﷺ اسی میں پردہ نشین ہیں۔ مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، حضرت ابن عمرؓ، حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی طاقت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، اسے چاہیے کہ وہیں مرے، اس لیے کہ میں اس شخص کا سفارشی ہوں گا جو مدینہ میں مرے گا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میں اس کا گواہ بنوں گا۔" (ترمذی، ابن ماجہ) حج بیت اللہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے جو سچے عشق اور صادق جنون کا سفر ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کے بندے اپنی نیاز مندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔ محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص امتیوں کے لیے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس مبارک سفر کا ایک حصہ ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں گنبد خضریٰ کی بہاروں سے فضا گلفام ہے۔

ستر ہزار ملائکہ روزانہ درود وسلام کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ مدینہ طیبہ میں ہر دن عید اور ہر شب شب سعید ہے۔

مرحباً منورا نگار مدینہ

تجلی مکہ بہار مدینہ

جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کا دل حضور رسالت مآب ﷺ کی ذات اور آپ ﷺ کے دونوں شہروں کے بارہ میں بغض اور عداوت سے بھرا پڑا تھا۔ وسائل کے باوجود اس کا ارتدادی جذبہ اور زندیقیت اسے مکہ اور مدینہ نہ لے جاسکی اور نہ اسے مراکز مہر و وفا کا دیدار ہی کرنے کی توفیق ہوئی۔ مرزا قادیانی کے زمانہ حیات (1891ء) میں معروف سیرت نگار قاضی سلمان منصور پوریؒ نے فرمایا تھا کہ احادیث کی رُو سے حضرت مسیح علیہ السلام حج کریں گے، عمرہ کریں گے، مدینہ طیبہ میں حاضری دیں گے اور نزول کے پینتالیس سال بعد فوت ہو کر روضہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔ مرزا قادیانی خود کو مسیح کہتا ہے لیکن:

□ ”میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیشگوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔“ (تائید اسلام صفحہ 116)

اس اعلان کے پندرہ سال بعد تک آنجہانی مرزا قادیانی زندہ رہا مگر اسے حرمین کی حاضری سے قدرت نے محروم رکھا۔ جس طرح حضور رسالت مآب ﷺ کے مقابل مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی اور خانہ ساز نبوت کا ڈھونگ رچایا، اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرکز قادیان کو مکہ و مدینہ سے برتر ثابت کرنے میں مختلف نوعیت کے دعوے کیے۔

آیئے بوجھل دل کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی جیسے شاطر، فریبی اور یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی! اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرج قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی شرمناک توہین کی۔

قرآن شریف میں تین شہروں کے نام

(282) ”اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان

فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریبًا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔"

(ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 40 از مرزا قادیانی)

(عکس صفحہ نمبر 857 پر)

View Proof

مسجد اقصیٰ کی توہین

(283) "مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا، قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ"

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 858 پر)

View Proof

(284) "والمسجد الاقصی المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان"
مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بنایا۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 25 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 859 پر)

View Proof

(285) "معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصےٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصےٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 860 پر)

View Proof

(286) قادیان کی عبادت گاہ کے بارے میں مرزا قادیانی کو الہام ہوا:

"وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا."

(تذکرہ مجموعہ وحی والہامات صفحہ 82، طبع چہارم از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 861 پر)

View Proof

یہ قرآن مجید کی آیت ہے (آل عمران:97) جو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جو اس میں داخل ہو گیا، اسے امن مل گیا۔ لیکن مرزا قادیانی اسے قادیان میں اپنی عبادت گاہ پر منطبق کر رہا ہے۔

قادیان کی فضیلت

(287) "لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا۔ناقل) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ، کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 862 پر)

View Proof

(288) "زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے"

(درثمین صفحہ 56 از مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 863 پر)

View Proof

مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ

(289) "حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا، وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔"

(حقیقۃ الرؤیا صفحہ 46 طبع اوّل از مرزا بشیر الدین محمود ابن مرزا قادیانی) (عکس صفحہ نمبر 864 پر)

View Proof

قادیان تمام دنیا کی بستیوں کی ماں

(290) ''اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی اُم قرار دیا ہے۔ اس لیے اب وہی بستی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پیئے گی۔''
(حقیقۃ الرویاء صفحہ 45 طبع اوّل از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 865 پر)

View Proof

قادیانی جلسہ، حج کی طرح

(291) ''آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لیے مقرر کیا تھا، آج احمدیوں کے لیے دینی لحاظ سے حج تو مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی ترقی تھی، وہ انھیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے، جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لیے مقرر کیا ہے۔ ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ توفیق دیتا ہے، حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے، وہ سالانہ جلسہ پر ہی آ کر اٹھاتے ہیں۔''
(برکات خلافت صفحہ 5، طبع اوّل از مرزا بشیر الدین محمود) (عکس صفحہ نمبر 866 پر)

View Proof

اہم نکات

مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے:۔

-1 قرآن شریف میں قادیان (ضلع گورداسپور، بھارت) کا نام موجود ہے۔
-2 مسجد اقصیٰ سے مراد مرزا قادیانی کی عبادت گاہ ہے جو قادیان میں واقع ہے۔
-3 یہی وہ مسجد ہے کہ سفر معراج میں پہلے حضور نبی کریم ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک گئے۔
-4 قادیان کی عبادت گاہ کو بیت اللہ شریف کا درجہ حاصل ہے۔
-5 قادیان میں جانا نفلی حج سے زیادہ ثواب کا باعث ہے۔
-6 مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو گیا ہے، اب ہدایت و فیض صرف قادیان سے ملے گا۔
-7 قادیان روحانی طور پر تمام بستیوں کی ماں ہے۔
-8 قادیان کا جلسہ حج کی طرح ہے۔

حالانکہ وہ بجائے خود اپنے تئیں معذور سمجھتے تھے کیونکہ ان کی بائبل کے ظاہری الفاظ پر نظر تھی۔
افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اسی گرداب میں پڑے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح کی نسبت
یہودیوں کی طرح ان کے دلوں میں بھی یہی خیال جما ہوا ہے کہ ہم انہیں سچ مچ آسمان سے اترتے
دیکھیں گے اور سراسر بچشم خود دیکھیں گے کہ حضرت مسیح زرد رنگ کی پوشاک پہنے ہوئے
آسمان سے اترتے چلے آتے ہیں اور دائیں بائیں فرشتے ان کے ساتھ ہیں اور تمام بازاری لوگ
اور دیہات کے آدمی ایک بڑے میلہ کی طرح اکٹھے ہو کر دور سے ان کو دیکھ رہے ہیں اور

فيه اختلافا كثيرا۔ قل لو اتبع الله اهواءكم لفسدت السموات والارض
ومن فيهن ولبطلت حكمته وكان الله عزيزا حكيما۔ قل لو كان البحر
مدادا لكلمات ربي لنفد البحر قبل ان تنفد كلمات ربي ولو جئنا بمثله
مددا۔ قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله وكان الله غفورا
رحيما۔ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ
میں ان کے چولہے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور
چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں (ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندی میں سکوریاں
کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے
بھرے ہوئے ہیں) اور مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے
کا ذکر ہے ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے
قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ
انا انزلناہ قریبا من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف
میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ
فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود
ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا
کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا

ازالہ اوہام (حاشیہ) حصہ اول صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 323,322 پر درج ہے

Back

والاقصیٰ الذی بارکنا حولہ[1]۔ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسیح کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسیح موعود کا نزول اس

قرآن شریف کی یہ آیت کہ سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ[1] معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا۔ ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا*۔ پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشفی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارِک و مبارَک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا قرآن شریف کی آیت بارکنا حولہ کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ[1]۔ اس آیت کے ایک تو وہی معنے ہیں جو علماء میں مشہور ہیں۔ یعنی یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے۔ مگر

* شوکت اسلامی کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ صدمات کمزور مومنوں کو کفار کے حملے سے نجات دی۔ اور بیت اللہ کا نام پھر بیت امن رکھا گیا۔ لیکن زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے انعام زمین پر پیدا ہو جائیں اور نہ صرف اسی جگہ بلکہ دور دراز بھی حاصل ہو۔ منہ

[1] بنی اسرائیل: ۲

Back

اب ہمارے مخالف گو اس دمشقی حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے منارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بھید ہے؛ بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح

ترجمہ عربی عبارت

پس چونکہ مسیح اور مہدی موعود کا زمانہ زمان البرکات تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا بارکنا حولہ یعنی مسیح موعود کی فرودگاہ کے ارد گرد جہاں نظر ڈالو گے ہر طرف برکتیں نظر آئیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کیسی آباد ہو گئی۔ باغ کیسے بکثرت ہو گئے۔ نہریں کیسی بکثرت جاری ہو گئیں۔ تمدنی آرام کی چیزیں کیسی کثرت سے موجود ہو گئیں۔ پس یہ زمینی برکات ہیں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمینی اور آسمانی برکتیں بکثرت ظاہر ہو گئی ہیں ویسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمہیدات کا بھی ایک دریا چل رہا تھا۔

فحاصل البیان ان الزمان زمانان - زمان التائیدات ودفع الآفات - و زمان البرکات والطیبات - والیہ اشار عزاسمہ بقولہ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا الذی بارکنا حولہ - فاعلم ان مفہوم المسجد الحرام فی قولہ تعالیٰ یدل علیٰ زمان فیہ ظہرت عزۃ حرمات اللّٰہ بتائید من اللّٰہ وظہرت عزۃ حدودہ واحکامہ وفرائضہ - وتراءت شوکۃ دینہ ورعب ملتہ - وھو زمان نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم والمسجد الحرام البیت الذی بناہ ابراھیم علیہ السلام فی مکۃ وھو موجود الی ھذا الوقت حرمہ اللّٰہ من کل آفۃ - واما قولہ عزاسمہ بعد ھذا القول اعنی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ - فیدل علیٰ زمان فیہ یظہر برکات فی الارض من کل جھۃ کما ذکرناہ آنفا وھو زمان المسیح الموعود والمھدی المعھود والمسجد الاقصیٰ المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان

غرض سے ہے کہ تا تثلیث کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اس ایما کے لئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے

بقیہ حاشیہ

کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیح زمانہ کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ معراج یعنی بطرز نظر کشفی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس معراج میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصےٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصےٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موہبت ہیں۔ اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں۔ اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء بنی اسرائیل کے کمالات ہیں۔ ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصےٰ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔

پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں زمانہ گذشتہ کی طرف صعود ہے اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے۔ اور ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اس میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر

خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22 از مرزا قادیانی	یہ حوالہ صفحہ 323 پہ درج ہے

Back

۱۸۸۴ء

اَلْفِتْنَةُ ھٰهُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ

اِس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر

فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَکًّا

جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا

قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ

یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا۔

مَقَامٌ لَّا تَتَرَقَّی الْعَبْدُ فِیْهِ بِسَعْیِ الْاَعْمَالِ۔

یعنی عبداللہ الصمد ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبت خاص عطا ہے کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

یَا دَاوٗدُ عَامِلْ بِالنَّاسِ رِفْقًا وَّ اِحْسَانًا۔ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ یُوْ مَسْٹْ ڈُو وہاٹ آئی ٹولڈ یو[1] تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے۔ اُشْکُرْ نِعْمَتِیْ رَئَیْتَ خَدِیْجَتِیْ۔ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ۔ اَنْتَ مُحَدَّثُ اللّٰهِ۔ فِیْکَ مَادَّةٌ فَارُوْقِیَّةٌ۔

اے داؤد خلق اللہ کے ساتھ رفق اور احسان کے ساتھ معاملہ کر۔ اور سلام کا جواب احسن طور پر دے اور اپنے رب کی نعمت کا لوگوں کے پاس ذکر کر۔ میری نعمت کا شکر کر کہ تو نے اس کو قبل از وقت پایا۔ آج تجھے حظ عظیم ہے۔ تو محدث اللہ ہے۔ تجھ میں مادہ فاروقی ہے۔

سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاهِیْمُ۔ اِنَّکَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَکِیْنٌ اَمِیْنٌ۔ ذُوْ عَقْلٍ مَّتِیْنٍ۔ حِبُّ اللّٰهِ خَلِیْلُ اللّٰهِ اَسَدُ اللّٰهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ سُهُوْلَةً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ۔ بَیْتُ الْفِکْرِ وَبَیْتُ الذِّکْرِ۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا۔

تجھ پر سلام ہے اے ابراہیم! تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے اور دوست خدا ہے خلیل اللہ ہے اسد اللہ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج۔

یعنی یہ اسی نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں

[1] You must do what I told you.

مسند بر نشان آسمانی استخارہ کریں تو میں آپ کیلئے دعا کرونگا کیا خوب ہو کہ یہ استخارہ میرے روبرو ہو۔ تا میری توجہ زیادہ ہو۔ آپ پر کچھ بھی مشکل نہیں لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔

سچی خواب اپنی سچائی کے آثار آپ ظاہر کر دیتی ہے۔ وہ دل پر ایک نور کا اثر ڈالتی ہے اور میخ آہنی کی طرح اندر کُھب جاتی ہے اور دل اُس کو قبول کر لیتا ہے اور اُسکی نورانیت اور ہیبت بال بال پر طاری ہو جاتی ہے۔ میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ میرے روبرو اور میری ہدایت اور تعلیم کے موافق اس کام میں مشغول ہوں تو میں آپکے لئے بہت کوشش کرونگا کیونکہ میرا خیال آپکی نسبت بہت نیک ہے اور خدا تعالیٰ سے چاہتا ہوں کہ آپکو ضائع نہ کرے اور رشد اور سعادت میں ترقی دے۔ اب میں نے آپکا وقت بہت لے لیا ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

آپکا مکرر خط پڑھکر ایک بات کچھ زیادہ تفصیل کی محتاج معلوم ہوئی اور وہ یہ ہے کہ استخارہ کے لئے کیوں بھاگی جائے کہ ہر یک شخص کا استخارہ شیطان کے دخل سے محفوظ ہو۔ عزیز من یہ بات خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کے برخلاف ہے کہ وہ شیاطین کو اُنکے مواضع مناسبہ سے معطل کر دیوے۔ اللہ جلشانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنّی القی الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ آیاتہ واللہ علیم حکیم یعنے ہم نے کوئی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا کہ اُسکی یہ حالت نہ ہو کہ جب وہ کوئی تمنا کرے یعنے اپنے نفس سے کوئی بات چاہے تو شیطان اُسکی خواہش میں کچھ نہ ملاوے یعنی جب کوئی رسول یا کوئی نبی اپنے نفس کے جوش سے کسی بات کو چاہتا ہے تو شیطان اُس میں بھی دخل دیتا ہے تب وحی متلو جو شوکت اور ہیبت اور روشنی تام رکھتی ہے اُس دخل کو اُٹھا دیتی ہے اور منشاء الٰہی کو مصفّا کر کے دکھلا دیتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی کے دل میں جو خیالات اُٹھتے ہیں اور جو کچھ خواطر اُسکے نفس میں پیدا ہوتی ہیں درحقیقت وہ تمام وحی ہوتی ہیں جیسا کہ قرآن کریم اسپر شاہد ہے۔ وما ینطق عن الہویٰ ان ہو الا وحی یوحیٰ۔ لیکن قرآن کی وحی دوسری وحی سے جو صرف معانی منجانب اللہ ہوتی ہیں تمیز کلی رکھتی ہے اور نبی کے اپنے تمام اقوال وحی غیر متلو میں داخل ہوتے ہیں کیونکہ روح القدس کی برکت اور چمک ہمیشہ نبی کے شامل حال رہتی ہے اور ہر یک بات اُسکی برکت سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور وہ برکت روح القدس سے اُس کلام میں رکھی جاتی ہے لہذا ہر یک

[illegible]

یہ لوگ ہیں کہ کے پھل ویسا ہی پایا   ملامت نے انہیں کیا کیا دکھایا
خدا نے پھر تمہیں اب ہے بلایا   کہ سوچو عزت خیر البرایا
ہمیں یہ رہ خدا نے خود دکھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کوئی مُردوں سے کیونکر راہ پلٹے   مرے تب بیٹھکاں مُردوں میں جا کے
خدا عیسیٰ کو کیوں مُردوں سے لاوے   وہ خود کیوں مُہر ختمیت ہٹا دے
کہاں آیا کوئی تا وہ بھی آوے   کوئی اِک نام ہی ہم کو بتا دے
تمہیں کس نے یہ تعلیم خطا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

وہ آیا منتظر جس کے تھے دن رات   معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات   زمیں نے وقت کی دیدیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئیگا ہیہات   خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اِک جہاں کو یہ سنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مسیح وقت اب دنیا میں آیا   خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا   صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے   وہ نعمت کون سی باقی جو کم ہے
زمینِ قادیاں اب محترم ہے   ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

آپ لوگ شاید کہیں کہ ہر سالانہ جلسہ پر ہم آیا کرتے ہیں ہمارا یہی آنا کافی ہے۔ مگر یہ ٹھیک
نہیں ہے۔ ایسے موقعہ پر تو اصولی باتیں بتائی جاتی ہیں اور کام کرنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ کچھ پڑھانے
سکھلانے کی فرصت ہوتی ہے۔ جس کے لئے جلسہ کے ایام کے علاوہ ہی موقعہ ہوتا ہے۔ اس لئے
جلسہ کے علاوہ اور وقتوں میں بھی آنا چاہئے۔ جو دوست اور دنوں میں آتے ہیں۔ انہوں نے دیکھ
لیا ہے کہ جلسہ اور دنوں کے درمیان میں کیا فرق ہے۔ اس لئے دو کی چھٹی اور کوئی موقعہ
ایسا نہیں جانے دینا چاہئے۔ کہ یہاں نہیں آجاتے۔ غیر احمدی حج کی تنگی پر دہشت کرتے ہیں گھر کے آرام وآسائش
کو ترک کرتے ہیں۔ بیوی بچوں سے جدا ہوتے ہیں۔ مگر آپ تو عرب میں ہیں اور انہیں خطرہ بھی بہت
پہنچتا ہے۔ ان کا بہت روپیہ بھی خرچ ہوتا ہے۔ کہ تھوڑی تازہ حاصل ہوتا ہے۔ مگر وہ کیوں تمہیں تو یہاں
آنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ جو
بار بار یہاں نہیں آتے۔ مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھیگا وہ
کاٹا جائیگا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے نہ کوئی کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہیگا۔ آخر ماؤں کا دودھ
بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔ اسی طرح ایک
وقت بھی آئیگا۔ جبکہ ہماری اولادوں اور ان کی اولادوں کی اولادوں سے بھی پرے اسے
ٹھیک ہے۔ جبکہ یہ دودھ سوکھ جائیگا۔ لیکن یہ وقت آئیگا ضرور۔ اس لئے تمہیں چاہئے۔ کہ
اس دودھ کو پیو۔ تاکہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ سال میں صرف ایک دفعہ تمہارا آنا کوئی زیادہ مفید نہیں
ہو سکتا۔ مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ اس طرف خیال نہیں کرتے۔ پھر پوری اور فائدہ بخش تعلیم بھی تو
اسی وقت دی جا سکتی ہے۔ جب کہ طالب علم سے اچھی طرح واقفیت بھی رکھتا ہو۔ اور اس کی عادات
کو خوب جانتا ہو۔ مگر صرف جلسہ کے موقعہ پر آنے والے دوستوں سے ہمیں ایسی واقفیت نہیں ہو سکتی
بیسیوں لوگ ہونگے۔ جو مجھے چار دن جلسوں پر ملے ہونگے۔ اور انہوں نے اپنے نام بھی بتلائے ہونگے
لیکن پھر بھی میں انہیں نہیں پہچان سکتا۔ کیونکہ اس قدر ہجوم میں کوئی پتہ نہیں رہتا۔ اور تعلیم
بغیر پوری واقفیت کے دی نہیں جا سکتی۔ اور واقفیت اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ دوست بار بار آئیں
اور جلسہ کے ایام کے علاوہ اوقات میں آئیں۔ ایسی صورت میں معلوم ہو سکیگا۔ کہ فلاں کو کس طریق
سے پڑھانے کی ضرورت ہے۔ اور فلاں کو کس علم کی حاجت۔ پھر اسی کے مطابق اس کی تعلیم کا
انتظام کیا جائیگا۔ جو دوست یہاں آتے رہتے ہیں۔ ان کو کسی نہ کسی رنگ میں تعلیم دیجاتی ہے اور
انہیں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کوئی یہ نہ کہے۔ کہ ہمارے پاس حضرت مسیح موعود کی کتابیں جو موجود ہیں

پھیلانے صداقت کی اشاعت کرنے میں لگا دیں چاہے غلط طریق پر بھڑکنے دیں کہ دنیا کو تباہ کردے
دیکھو صحابہ کرام کے وقت لڑائی کی ضرورت تھی۔ اس لئے وہ جوش کے ساتھ اپنی جانیں لیکر میدان جنگ
میں نکلے۔ اور جب تک مخالفین کے مقابلہ میں اس جوش کو استعمال کرتے رہے۔ ان سے بڑی بڑی
عظیم الشان کامیابیاں ظہور میں آئیں۔ لیکن جب ان کے سامنے مخالفین نہ رہے۔ تو انہوں نے اپنے
لوگوں کو ہی جلانا شروع کر دیا۔ یہ ان کا وہی جوش تھا جو کفار کو تباہ اور برباد کرتا تھا۔ مگر جب بے قاعدہ
نکلنا شروع ہوا۔ تو اپنوں ہی کو نقصان پہنچانے کا موجب ہو گیا۔ اس زمانہ میں وہ جوش جو ایک نعمت
ہر نبی کی جماعت کو ملا کرتا ہے۔ وہ تمہیں ملا ہے۔ تم اگر اس کو قاعدہ کے ماتحت کام میں لاؤ گے۔ تو
اس قدر انعام پاؤ گے کہ تمہارے گھر بھر جائینگے۔ لیکن اگر ٹھیک طور پر استعمال نہ کرو گے تو ایسے خطرناک
اور تباہ کن نقصانات اٹھاؤ گے۔ کہ جن کا خیال کر کے ہی دل کانپ اٹھتا اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں
اس لئے جہاں تک ہو سکے تم علم دین کے سیکھنے کی کوشش کرو۔ اور اپنے جوشوں کو اس کام میں لگاؤ
ورنہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اور تمہیں بتا دیا ہے۔ کہ اگر اپنے جوشوں سے صحیح طور پر کام نہ
لوگے۔ تو پھر اللہ ہی حافظ ہے +

اب میں بتاتا ہوں کہ کس طرح تم اپنے جوشوں کو علم دین کے سیکھنے میں صرف کرو +

علم دین سیکھنے کا پہلا طریق

پہلا طریق تو یہ ہے۔ کہ تمہارا ایک ایسے مرکز سے تعلق ہے۔ جسے اس زمانہ میں خدا تعالے نے تمام دنیا کی اُم بنایا ہے۔ اور خواہ کوئی مانے یا نہ مانے اقرار کرے یا نہ کرے۔ لیکن درست بات یہی ہے۔ کہ بچہ کی صحیح تربیت اسی وقت ہوتی ہے۔ جبکہ اس کی اپنی ماں کے دودھ سے پرورش ہو۔ بکری گائے بھینس کے دودھ سے بچہ پل تو جاتا ہے۔ مگر پوری طاقت اور قوت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اصل قوت ماں ہی کے دودھ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالے نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی اُم قرار دیا ہے۔ اس لئے اب وہی کسی پورے طور پر روحانی زندگی پائیگی۔ جو اس کی چھاتیوں سے دودھ پئیگی۔ اس لئے علم دین سیکھنے کا اصل اور کامل طریق یہی ہے۔ کہ یہاں آکر سیکھا جائے اگر کوئی کہے کہ دودھ تو دور دراز جگہوں میں بھی ڈبوں میں بند ہو کر جاتا ہے۔ اسی سے کیوں نہ فائدہ اٹھالیں۔ مگر کہو تازہ دودھ اور کجا باسی۔ بے شک یہ دودھ بھی ڈبوں (اخباروں) میں بھر کر بھیجا جاتا ہے۔ مگر اس میں وہی فرق ہے۔ جو تازہ اور باسی دودھ میں ہوتا ہے پس اگر تم لوگ واقعی اس کا حقیقی نفع حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو یہاں آکر کرو۔ ورنہ ڈبوں کے ذریعہ تو ہم پہنچا ہی دیتے ہیں +

حقیقۃ الرؤیا صفحہ 45 طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود	یہ حوالہ صفحہ 325 پر درج ہے

Back

ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں یہ آیت جو میں نے پڑھی ہے اس میں حج کے متعلق احکام ہیں۔ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے حج کے معلوم مہینے ہیں (محرم، ذیقعدہ، رجب، ذی الحج سارا مہینہ یا دس دن) پس جو
کوئی ان میں حج کا قصد کرے اس کو کیا کرنا چاہئے وہ یہ کرے کہ حج میں رفث۔ فسوق اور
جدال نہ کرے۔ یہ اس کے لئے جائز نہیں ہر وہ شخص جو حج کے لئے جاتا ہے اس کے لئے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حج میں رفث۔ فسوق اور جدال نہ کرے۔ رفث کیا ہے۔ جماع کو
کہتے ہیں یہ بھی حج میں منع ہے لیکن اس کے معنے اور بھی ہیں جو یہاں چسپاں ہوتے ہیں اور وہ
یہ ہیں۔ بدکلامی، گالیاں دینا، گندی باتیں بیان کرنا، گندے قصے سنانا، لغو اور بیہودہ باتیں
کرنا جسے پنجابی میں گپیں مارنا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کوئی حج کو جاتا ہے تو اسے کسی قسم
کی بدکلامی نہیں کرنی چاہئے گندے قصے نہ بیان کرنے چاہئیں گپیں نہ مارنی چاہئیں فسوق
کے معنے ہیں اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر نکل جانا تو حاجیوں کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی
فرمانبرداری سے باہر نہ نکلیں اور تمام احکام کو بجالائیں پھر جہاں لوگوں کا مجمع ہوتا ہے وہاں
لڑائیاں بھی ہو جاتی ہیں کیونکہ لوگوں کی مختلف طبائع ہوتی ہیں اور بعض تو بالکل اُجڈ طبع
ہوتی ہیں۔ اس لئے ان میں ذرا ذرا سی بات پر لڑائی ہو جاتی ہے مثلاً یہی کہ اس نے میری
جگہ لے لی مجھے دھکا دے دیا وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے فرمایا کہ لڑائی نہ کرے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے
مسلمانوں کو بتایا ہے کہ جب تم حج کے لئے نکلو تو یہ تین باتیں یاد رکھو۔ آج جلسہ کا پہلا دن ہے
اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کے لئے مقرر کیا تھا آج
احمدیوں کے لئے دینی لحاظ سے تو حج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض
یعنی قوم کی ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ حج کا مقام ایسے
لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ
نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے ہمارے آدمیوں میں سے جن کو خدا تعالیٰ
توفیق دیتا ہے حج کرتے ہیں مگر وہ فائدہ جو حج سے مقصود ہے وہ سالانہ جلسہ پر ہی اٹھا سکتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اس غرض کے لئے نکلے وہ گندی اور لغو باتیں نہ کرے۔ خدا کے کسی
حکم کی نافرمانی نہ کرے اور لڑائی جھگڑا بھی نہ کرے +

یہ حوالہ صفحہ 325 پر درج ہے	برکات خلافت صفحہ 5، طبع اول از مرزا بشیر الدین محمود

Back